علمائے اسلام کا

متفقہ عقیدہ

وسیلہ

جامعہ ازہر،
جامعہ نظامیہ،
دیوبند،
بریلی شریف،
سعودی (نجدی)
وغیرہ

قرآن شریف، بخاری شریف، مسلم شریف، ترمذی بیہقی، طبرانی، حاکم وغیرہ کی روشنی میں

مرتبہ
مولانا غلام نبی شاہ نقشبندی قادری مجددی

ناشر
شاہ ایجوکیشنل سوسائٹی
پتہ: 17-2-1209/13، یاقوت پورہ حیدرآباد۔ 23
فون: 9391349104

علمائے اسلام

جامعہ ازہر، جامعہ نظامیہ، دیوبند، بریلی شریف، سعودی (نجدی) وغیرہ

کا

متفقہ عقیدہ

وسیلہ

قرآن شریف، بخاری شریف، مسلم شریف، ترمذی بیہقی،
طبرانی، حاکم وغیرہ کی روشنی میں

مرتبہ

مولانا غلام نبی شاہ نقشبندی قادری مجددی

ناشر

شاہ ایجوکیشنل سوسائٹی

پتہ: 17-2-1209/13، یاقوت پورہ حیدرآباد۔ 23

فون : 9391349104

ہمارے نبی کریم ﷺ کا

وسیلہ لیا

- انبیاء علیہم السلام نے
- امم سابقہ نے
- صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے
- تابعین و تبع تابعین کرام رحمہم اللہ علیہم اجمعین نے
- علمائے حق نے
- مفسرین و محدثین کرام نے
- بزرگان دین نے

ہمارے نبی کریم ﷺ نے

اپنا وسیلہ لینے کی تلقین فرمائی

جمیع اہل محشر، جمیع انبیاء و رُسل علیہم السلام

قیامت میں وسیلہ لیں گے

(بحوالہ۔البقرہ۔۸۹۔ بخاری۔ترمز بیہقی وغیرہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مل نہیں سکتا خدا، ان کا وسیلہ چھوڑ کر
کیسے چڑھ سکتے ہو چھت پر چھت کا زینہ چھوڑ کر

وسیلہ

حضرت آدم علیہ السلام نے وسیلہ لیا :

فَتَلَقّٰی اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ اِنَّهٗ هُوَالتَّوَّابُ الرَّحِيْمُ (بقرہ۔۳۷)

ترجمہ : حضرت آدم علیہ السلام نے سیکھے اپنے رب سے کچھ کلمے تو اللہ تعالی نے ان کی توبہ قبول کی ۔ بے شک وہی توبہ قبول کرنے والا ہے۔

تفسیر : حضرت آدم علیہ السلام زمین پر آنے کے بعد ۳۲ برس تک حیاء سے آسمان کی طرف سر نہ اٹھائے اور اس قدر روئے کہ تمام اہل زمین کے آنسوؤں سے بڑھ گئے۔

(خازن تفسیر نعیمی ص ۱۰، فضائل ذکر ص ۹۵، مولانا ذکریاؒ)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی روایت: طبرانی، حاکم ابو نعیم اور بیہقی نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مرفوعا روایت کی ہیکہ جب حضرت آدم علیہ السلام پر عتاب ہوا آپ فکر توبہ میں حیران تھے اس پریشانی کے عالم میں یاد آیا کہ بوقت پیدائش میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو عرش اعلیٰ پر لکھا ہے۔

لَااِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

میں سمجھا تھا کہ بارگاہ الٰہی میں وہ رتبہ کسی کو میسر نہیں جو حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ کو حاصل ہے اللہ تعالیٰ نے ان کا نام اپنے نام اقدس کے ساتھ عرش اعلیٰ پر لکھا ہے۔

وسیلہ سے دعا : لہذا آدم علیہ السلام نے اپنی دعا میں **رَبَّنَا ظَلَمْنَا الی آخر** کے ساتھ عرض کیا **اَسْاَلُکَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ اَنْ تَغْفِرْلِی** ۔ ابن منذر کی روایت میں یہ کلمے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِجَاہِ مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَکَرَامَتُہٗ عَلَیْکَ اَنْ تَغْفِرْلِیْ خَطِیْئَتِیْ

وسیلہ سے مغفرت ہوگئی: مطلب: یارب میں تجھ سے تیرے بندہ خاص (حضرت سیدنا) محمد ﷺ کی جاہ ومرتبت کے طفیل میں اس کرامت کے صدقہ میں جوانہیں تیرے دربار میں حاصل ہے مغفرت چاہتا ہوں۔ یہ دعا کرنی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی مغفرت فرمائی۔ (تفسیر نعیمی ص ۴۲)

مسئلہ : اس روایت سے ثابت ہے کہ مقبولان بارگاہ کے وسیلہ سے دعا بحق (فلاں) اور بجاہ کہہ کر مانگنا جائز اور حضرت آدم علیہ السلام کی سنت ہے۔ (بحوالہ تفسیر نعیمی ص ۱۲۔ معارف القرآن ج ۱ ص ۴۲)

حضرت عمرؓ کی روایت : عن عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لما اذنب ادم الذنب الذی ادنبه رفع راسه الیا سلماء فقال اسئلک بحق محمد فقال تبارک اسماک لما خلقتنی رفعت راسی الی عرشک فاذا فیه مکتوب لا اله الا اللہ محمد رسول اللہ فعلمت انه لیس احد اعظم عندک قدر اعمن جعلت اسم همع اسمک فاوحی اللہ الیه ادم انه آخر النبین من قربتک ولا هوما خلقتک

اخرجه طبرانی فی الصغیر والحاکم ابو نعیم والبیهقی کلا هما فی الدلائل وابن فی الدر و فی مجمع الزوائد العابر انی فی الاوسط والصغیر وغیرهم

(فضائل حج ص ۹۴۔۹۵ مولانا ذکریاہ)

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ ہمارے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ وسیلہ سے

توبہ قبول ہوگئی

حضرت آدم علیہ السلام سے جب وہ بھول (خطا) سرزد ہوئی (جس کی وجہ سے جنت سے زمین میں بھیج دئے گئے) تو ہر وقت روتے تھے اور استغفار کرتے رہتے تھے۔ آپ علیہ السلام نے ایک مرتبہ آسمان کی طرف منہ کیا اور عرض کیا ۔

یا اللہ : حضرت محمد ﷺ کے وسیلہ سے تجھ سے مغفرت چاہتا ہوں۔ وحی نازل ہوئی کہ محمد کون ہے؟ (اس پوچھنے کا مقصد یہ تھا تم کو کیسے پتہ چلا کہ حضرت محمد ﷺ بھی کوئی ہیں) جن کے واسطے، وسیلہ سے تم نے استغفار کی۔ عرض کیا جب تو نے مجھے پیدا کیا تھا تو میں نے عرش پر لکھا ہوا دیکھا تھا **لا الـــہ الا اللہ مـــحـــمـــد رســول اللہ** تو میں سمجھ گیا تھا کہ حضرت محمد ﷺ سے اونچی ہستی کوئی نہیں ہے۔ جن کا نام تو نے اپنے نام کے ساتھ رکھا ہے۔ وحی نازل ہوئی کہ وہ خاتم النبین ہیں اور تمہاری اولاد میں سے ہیں لیکن وہ نہ ہوتے تو تم بھی پیدا نہ کئے جاتے ۔

(بحوالہ، طبرانی، حاکم، ابونعیم، بیہقی ۔ ابن عساکر ۔ فضائل حج ص ۹۳ ۔ ۹۵ تفسیر ضیاء القرآن، حصہ اول ص ۵۰، تفسیر عزیزی ج ا ص ۱۱۶)

امم سابقہ نے وسیلہ لیا

وَلَمَّا جَاءَ هُمْ كِتٰبٌ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْ فَلَمَّا جَاءَ هُمْ مَا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ٥ (بقرہ آیت ۸۹)

ترجمہ : جب ان کے پاس اللہ تعالیٰ کی وہ کتاب (قرآن شریف) آئی جو ان کے ساتھ والی کتاب (توریت) کی تصدیق فرمائی اور اس سے پہلے وہ اس نبی (محمد رسول اللہ) کے وسیلہ سے

کافروں پر فتح مانگتے تھے تو جب تشریف لایا ان کے پاس وہ جانا پہچانا (محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم) اس سے منکر ہو بیٹھے تو اللہ کی لعنت ہو منکروں پر۔

تفسیر: سید الانبیاء ﷺ کی بعثت اور قرآن کریم کے نزول سے قبل یہود اپنے حاجات کے لیے حضور (ﷺ) کے نام پاک کے وسیلہ سے دعا کرتے اور کامیاب ہوتے تھے۔ اس طرح وہ (یہودی) دعا کرتے تھے۔ اللّٰھَمَّ افتح عَلَیْنَا وَ انْصُرْنَا بِالنَّبِی الْاُمِّیِّ

ترجمہ : یارب : ہمیں نبی امی کے صدقے میں فتح و نصرت عطا فرما۔ (تفسیر نعیمی ص ۲۱)

تفسیر حقانی : الٰہی ہم کو برکت (دے) نبی آخر الزماں محمد (ﷺ) کے صدقے میں اور برکت دے قرآن کے صدقے میں ہمیں ہمارے دشمنوں پر فتح یاب کر۔

(مولانا ابو محمد عبد الحق حقانی دہلوی۔ رواہ الحاکم بیہقی ص ۲۲۶)

تفسیر ضیاء القرآن : اے اللہ! ہم تجھے تیرے اس نبی (محمد رسول اللہ ﷺ) کا واسطہ دے کر عرض کرتے ہیں جس کی بعثت کا تو نے ہم سے وعدہ کیا ہے۔ آج ہمیں دشمنوں پر فتح دیدے تو حضور پرنور (ﷺ) کے صدقے وطفیل اللہ تعالیٰ انہیں فتح دیتا۔

(بحوالہ روح المعانی ص ۲۷۔ القرطبی۔ حضرت پیر محمد کرم شاہ ایم اے، الازہر)

مسئلہ : اس سے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ سے قبل جہاں میں حضور ﷺ کی تشریف آواری کا شہرہ تھا اس وقت بھی حضور ﷺ کے وسیلہ سے خلق کی حاجت روائی ہوتی تھی۔

(تفسیر نعیمی ص ۲۱۔ ف ص ۱۵۲۔ یہ انکار و عناد حسد اور حب ریاست کی وجہ تھا۔ معارف القرآن ص ۴۲۔ نعیمی ص ۲۱)

تفسیر شیخ الہند دیو بندی: قرآن اترنے سے پہلے جب یہودی کافروں سے مطلوب ہوتے تو خدا سے دعا مانگتے کہ "ہم کو نبی آخر الزماں (محمد رسول اللہ ﷺ) اور ان پر جو کتاب (قرآن) نازل ہوگی ان کے طفیل سے کافروں پر غلبہ عطا فرما۔ جب حضور (ﷺ) پیدا ہوئے اور

سب نشانیاں بھی دیکھ چکے تو منکر ہو گئے اور ملعون ہوئے۔ (ترجمہ وتفسیر شیخ الہند مولانا محمود حسین دیوبندی ص ۱۷)

موضح القرآن: جب غلبہ کافروں کا دیکھتے تو دعا مانگتے کہ نبی آخر الزماں شتاب (جلد) پیدا ہو۔ جب پیدا ہوئے تو منکر ہوئے۔ (شاہ عبدالقادر محدث دہلوی ص ۱۶۱)

فرمان الٰہی ۔ وسیلہ ڈھونڈو

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْ اتَّقُوْاللّٰہَ وَابْتَغُوْٓ اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ وَجَاھِدُوْا فِیْ سَبِیْلِہٖ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ. (المائدہ آیت:۳۵)

ترجمہ : اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو (تلاش کرو) اور اس کی راہ میں جہاد کرو اس امید پر کہ فلاح پاؤ۔

تفسیر : جس کی بدولت تمہیں اس کا قرب حاصل ہو۔

تفسیر حقانی : وسیلہ ہر قسم کے اچھے کام میں اور قرآن مجید اور نبی کریم ﷺ اور بزرگان دین بھی خدائے تعالیٰ کی طرف وسیلہ ہیں۔ (صفحہ ۲۷۱)

تفسیر ضیاء القرآن: مرشد کامل بھی وسیلہ ہے۔ (جلد اول صفحہ ۲۶۶)

مقبول بندے وسیلہ تلاش کرتے ہیں:۔ **اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ یَبْتَغُوْنَ اِلٰی رَبِّھِمِ الْوَسِیْلَۃَ اَیُّھُمْ اَقْرَبُ وَ یَرْجُوْنَ رَحْمَتَہٗ وَیَخَافُوْنَ عَذَابَہٗ اِنَّ عَذَابَ رَبِّکَ کَانَ مَحْذُوْرًا.** (بنی اسرائیل۔آیت ۵۷)

ترجمہ: وہ مقبول بندے جنہیں یہ کافر پوجتے ہیں کہ ان میں کون زیادہ مقرب ہے اس کی رحمت کی امید رکھتے اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں بے شک تمھارے رب کا عذاب ڈر کی چیز ہے۔

تفسیر: جیسے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت عزیر علیہ السلام اور ملائکہ علیہم السلام وغیرہ۔ (نعیمی)

شانِ نزول: حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یہ آیت ایک جماعت عرب کے حق میں نازل ہوئی جو جنات کے ایک گروہ کو پوجتے تھے وہ جنات اسلام لے آئے اور ان کو پوجنے والوں کی خبر نہ ہوئی اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور انہیں عار دلائی۔ (نعیمی)

تا کہ جو سب سے زیادہ مقرب ہو اس کو وسیلہ بنائیں۔ (نعیمی)

مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ مقرب بندوں کو بارگاہ الٰہی میں وسیلہ بنانا جائز اور اللہ تعالیٰ کے مقبول بندوں کا یہی طریقہ ہے۔ (تفسیر نعیمی ص ۴۷۱)

تفسیر شیخ الہند دیوبندی: ان (اللہ کے بندوں) میں جو زیادہ مقرب ہیں وہ ہی زیادہ قرب الٰہی کے طالب رہتے ہیں اور سوچتے ہیں کہ کسی سب سے زیادہ مقرب بندے کی دعا وغیرہ کو حصول قرب (الٰہی) کا وسیلہ بنائیں۔

توسل اور تعبد میں فرق ظاہر ہے پھر توسل بھی اسی حد تک مشروع ہے جہاں تک شریعت نے اجازت دی ہے۔ (ترجمہ وتفسیر شیخ الہند ص ۳۷۲)

موضح القرآن: یعنی جن کو کافر پوجتے ہیں وہ آپ ہی اللہ تعالیٰ کی جناب میں وسیلہ ڈھونڈتے ہیں کہ جو بندہ بہت نزدیک ہو اسی کا وسیلہ پکڑیں اور وسیلہ سب کا پیغمبر (سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ) ہیں۔ آخرت میں ان ہی کی شفاعت ہوگی۔

وسیلہ مغفرت، شفاعت اور حاجت روائی کا ذریعہ ہے (قرآن شریف)

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا. (النساء آیت ۶۴)

ترجمہ: اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب! تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ

تعالیٰ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائیں تو ضرور اللہ تعالیٰ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔ (ص ۷۷ تفسیر ص ۱۶۷، معصیت و نافرمانی کرے۔ تفسیر ص ۱۷۷)

تفسیر: اس سے معلوم ہوا کہ بارگاہ الٰہی میں ہمارے نبی ﷺ کا وسیلہ اور آپ کی شفاعت کاربرآری کا ذریعہ ہے۔ (تفسیر نعیمی ص ۱۲۹)

بعد وصال بھی وسیلہ لیا گیا: حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ ہمارے نبی کریم ﷺ کی وفات شریف کے بعد ایک اعرابی نے روضہ شریفہ کی خاک اپنے سر پر ڈالی اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ جو آپ نے فرمایا ہم نے سنا اور جو آپ پر نازل ہوا اس میں یہ آیت بھی ہے میں نے بے شک اپنی جان پر ظلم کیا میں آپ کے حضور میں اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہ کی بخشش چاہنے حاضر ہوا ہوں تو میرے رب سے میرے گناہ کی بخشش کروایئے۔ اس پر روضہ شریف سے ندا آئی کہ تیری بخشش کی گئی۔ (تفسیر نعیمی ص ۱۲۹۔ معارف القرآن ج ۲، ص ۴۶۰، مولانا محمد شفیع۔ بحر محیط)

تفسیر ضیاء القرآن: حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ اعرابی قبر شریف کے پاس آ کر فریاد کرنے لگا تو قبر شریف سے یہ آواز آئی **فَنُودِیَ مِنَ الْقَبْرِ اِنَّهُ قَدْ غُفِرَ لَکَ**

(القرطبی میں ص ۲۰۰)

اس سے چند مسائل معلوم ہوئے کہ :۔

مغفرت ہوگئی: ایک عام ضابطہ نکل آیا کہ جو شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو جائے اور آپ ﷺ اس کیلئے دعائے مغفرت کر دیں تو اس کی مغفرت ضرور ہو جائیگی۔

مزار مقدس پر حاضری: آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضری جیسے آپ ﷺ کی دنیاوی حیات کے زمانہ میں ہو سکتی تھی اسی طرح آج (ہمیشہ) بھی روضہ اقدس پر حاضری اسی حکم میں ہے۔

(معارف القرآن ج ۲، ص ۴۲۲)

دربارنبویﷺ میں وسیلہ کی تعلیم اور تربیت

نابینا کو بینائی ملی : حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہﷺ کے خدمت میں ایک نابینا صحابی آئے اور بینائی کے لئے دعا کی درخواست کی۔ رسول اللہﷺ نے ارشاد فرمایا تم کہو تو میں دعا کروں اگر تم صبر کرو تو زیادہ بہتر ہے۔ انہوں نے دعا کی درخواست کی تو رسول اللہﷺ نے ان سے فرمایا پہلے اچھی طرح وضو کرو پھر دو رکعت صلوۃ الحاجت ادا کرو۔ اس کے بعد یہ دعا مانگو۔

اَللّٰھُمَّ اِنّی اَسْئَلُکَ وَ اَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍصَلّٰی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ نَبِیُ الرَّحِمَۃِ یَا مُحَمَّد اِنِّی اَتَوَجَّہُ بِکَ اِلیٰ رَبّی فِیْ حَاجَتِی لِتَقْضِیَ لِی اللّٰھُمَّ فَشُفِّعَہُ فِیُ.

ترجمہ : یا اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے نبی جو رحمت کے نبی ہیں حضرت محمدﷺ کے واسطے سے تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں۔

یا محمدﷺ میں آپ کے طفیل اپنے رب کی طرف متوجہ ہوتا ہوں

تا کہ میری حاجت پوری ہو جائے۔ یا اللہ ! حضورﷺ کی

سفارش میرے حق میں قبول فرما۔

ترمذی اور بہیقی کی روایت میں اس کے آگے یہ بھی ہے کہ اس دعا پڑھنے کے بعد وہ صحابی بینا ہو گئے۔ (ترمذی۔ بیہقی (بحوالہ فضائل ج ۱۱۵۔۱۱۶)

حضرت علامہ سبکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں کہ اس واقعہ میں عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کے فہم سے استدلال ہیکہ وہ حضورﷺ کی خدمت میں حاضر تھے۔ (وفا الوفا۔ علامہ۔ سمسودی۔ موئد مصر)

یعنی انہوں نے اس واقعہ کو ان نابینا صحابی کے ساتھ مخصوص نہیں سمجھا بلکہ ہر شخص کے لئے

اس دعا سے توسل کو عام سمجھا (یہ دعا کا طریقہ سب کیلئے عام ہے) (بحوالہ فضائل حج ۱۳۸)

جہاد میں وسیلہ لیکر فتح حاصل کرینگے : دربار رسالت ﷺ کی پیشن گوئی حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ہمارے نبی کریم ﷺ نے فرمایا ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے کہ لوگ آپس میں جہاد کرینگے اوران سے پوچھا جائے گا کہ تم میں سے کوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صحبت یافتہ ہے ان کو جواب دیا جائے گا کہ ہاں ہے تو ان کے ذریعہ (وسیلہ) سے دعا مانگی جائیگی تو اسی کی فتح ہوگی۔

پھر ایک زمانہ آئے گا کہ اس میں پوچھا جائے گا کہ تم میں سے کوئی ایسا شخص ہے جس نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے دیکھنے والوں کو بھی دیکھا ہے جواب دیا جائیگا کہ ہے تو اس کے طفیل میں فتح ہوگی۔

(بحوالہ تجرید بخاری شریف باب ۵۷ کتاب الجہاد حدیث ۱۲۰۱ ص (۲۴)

حضرت عمر نے حضور ﷺ کے چچا کا وسیلہ لیا: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب لوگ قحط میں مبتلا ہوجاتے تھے تو حضرت عباس ابن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے طفیل سے بارش طلب کیا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ۔

الٰہی! ہم تیرے پاس اپنے نبی کریم ﷺ کا وسیلہ لاتے ہیں ہم کو بارش دیتا تھا اب تیرے پاس اپنے نبی کریم ﷺ کے چچا کا وسیلہ لاتے ہیں ہم کو بارش عطا فرما پس بارش ہوجاتی تھی۔

(تجرید بخاری شریف، باب ۱۴، کتاب الوتر، حدیث ۵۲۲، ص ۱۳۳)

ام المؤمنین نے وسیلہ کی تلقین فرمائی :

حضرت ابوالجواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ مدینے والے قحط میں مبتلا کئے گئے تو انہوں نے

المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر شکایت کی تو اُمُّ المؤمنین نے فرمایا کہ تم رسول اللہ ﷺ کی روضہ پر جاؤ اور حجرہ روضہ کی چھت میں کئی روشندان کھول دو کہ روضہ شریف اور آسمان کے درمیان کوئی حجاب باقی نہ رہے۔ چنانچہ لوگوں نے ایسا ہی کیا اور خوب بارش ہوئی یہاں تک کہ گھانس اگ آئی اور اونٹ فربہ ہو گئے یعنی زیادہ چرنے سے اونٹوں پیٹ اور دونوں پہلو پھول گئے اور اس سال کا نام سال فتق رکھا گیا۔ (یعنی ارزانی کا سال)

(بحوالہ مشکواۃ المصابیح ج ۲، حدیث ۵۶۶۸۔ دارمی شریف)

حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ: حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ متوفی ۱۵۰ھ نے ہمارے نبی کریم ﷺ کی شان عالی میں قصیدہ تحریر فرمایا ہے جس میں انبیاء علیہم السلام کا رسول اللہ ﷺ کے وسیلہ سے دربار الٰہی میں دعائیں کرنے کا تذکرہ ہے اس عربی قصیدہ کا نام ''رحمۃ الرحمٰن'' رکھا ہے قارئین کرام کی تشفی کے لئے چند اشعار درج ذیل ہیں۔

حضرت آدم علیہ السلام نے وسیلہ لیا:

اَنْتَ الَّذِیْ لِمَا تُوَسَلُ آدَمَ مَنْ زَلَهُ بِکَ فَازُوْهُوَ اَبَاکَ

ترجمہ: آپ ﷺ وہ ہیں آدم علیہ السلام نے جب اپنے گناہ بخشوانے میں آپ ﷺ کے رتبہ برتر کا وسیلہ لیا تو ان کی خطا معاف ہو گئی۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے وسیلہ لیا:

وَبِکَ الْخَلِیْلُ دَعَافَعَادَت نَارَہ بَرْدًاقد خمدت بنور سناک

ترجمہ: تو آپ ﷺ کے وسیلہ سے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی تو آپ ﷺ کے نور کی برکت سے جو ان کی پیشانی میں تھا آگ ٹھنڈی ہو کر گلزار بن گئی۔

حضرت ایوب علیہ السلام نے وسیلہ لیا:

وَدُعَاکَ اَیوُّبَ بِضَر مسَّہُ فَازُیل عنه الضرحین دُعَاکَ

ترجمہ: حضرت ایوب علیہ السلام نے اپنی بیماری وتکلیف میں آپ ﷺ کے وسیلہ سے دعا کی تو ان کی بیماری دفع ہو کر کامل صحت ہوگئی۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے وسیلہ لیا:

وَکَذَلِکَ مُوسیٰ لَمْ یَزَل متوسلابِکَ فِیْ الْقِیَمہ محتمی بِحِمَاکَ

ترجمہ: اور ایسے ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام جو اولوالعزم پیغمبر تھے اپنے معاملات میں ہمیشہ آپ ﷺ ہی کا وسیلہ پکڑتے رہے اور قیامت میں بھی آپ ﷺ ہی کے حمایت لیں گے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے وسیلہ لیا

وَبِکَ الْمَسِیُح اَتِی بَشِیْرُ امخبرا بصفات حسک ماد حالعلاک

ترجمہ: اور آپ ﷺ کے ظہور پرنور کی بشارت حضرت عیسیٰ السلام نے دی اور آپ ﷺ کے حلیہ جمال اور علوشان کو بیان کیا۔

حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے وسیلہ لیا:

انا طامع بالجود منسک ولم یکن لابی حنفیه فی الانام سواک

ترجمہ میں دل میں سے آپ ﷺ کے فیض شفاعت کا امیدوار ہوں اور آپ ﷺ کے سوا مجھ بے چارے ابوحنیفہ کا جہاں میں کوئی ذریعہ وسیلہ نہیں۔ (بحوالہ رحمۃ الرحمان قصیدہ النعمان مطبوعہ دہلی)

وسیلہ کی تلقین

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے وسیلہ کی تلقین فرمائی:

خلفائے عباسیہ میں سے منصور عباسی نے حضرت امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۱۷۹ھ) سے دریافت کیا کہ دعا کے وقت ہمارے نبی کریم ﷺ کی طرف چہرہ کروں یا قبلہ کی طرف تو حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا آپ ﷺ کی طرف منہ ہٹانے کا کیا محل ہے جبکہ آپ ﷺ تیرا بھی وسیلہ ہیں اور تیرے باپ حضرت آدم علیہ السلام کا بھی وسیلہ ہیں۔ حضور ﷺ کی طرف منہ کر کے شفاعت چاہو اللہ تعالی جل شانہ اس کی شفاعت کو قبول کریگا۔ (فضائل حج ۱۱۴)

علامہ زرقانی، علامہ قاضی عیاض، علامہ قسطلانی نے

وسیلہ کی تاکید فرمائی

علامہ زرقانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں کہ حلیفہ منصور عباسی کے اس قصہ کو حضرت قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۵۴۴ھ) نے معتبر اساتذہ سے نقل کیا ہے اس کا انکار کرنا جرءت (حماقت) ہے۔ (شرح مواہب، فضائل حج ۱۱۵)

زائرین کو وسیلہ کی تاکید:

حضرت العلامہ قسطلانی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مواہب میں لکھا ہے کہ زائرین کو چاہئے کہ بہت کثرت سے دعائیں مانگیں اور حضور انور ﷺ کا وسیلہ پکڑیں اور حضور انور ﷺ سے

شفاعت چاہیں اور ہمارے نبی کریم ﷺ کی ذات اقدس ایسی ہے کہ جب ان کے ذریعہ (وسیلہ) سے شفاعت چاہی جائے تو حق تعالیٰ شانہ قبول فرمادیں۔ (فضائل حج ۱۱۵، مواہب لدنیہ)

علامہ خلیل مالکی ابن ہمام نے بھی وسیلہ کی تاکید فرمائی:

علامہ زرقانی مالکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس کی شرح میں لکھتے ہیں کہ علامہ خلیل مالکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس کی شرح میں لکھتے ہیں کہ علامہ خلیل مالکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فتح القدیر میں لکھا ہے کہ اور اس سے حضرت قدس سرہ نے زبدۃ میں نقل کیا ہے کہ سلام کے بعد پھر ہمارے نبی کریم ﷺ کے وسیلہ سے دعا کرے اور شفاعت چاہے۔ اور یہ الفاظ کہے۔ **یَا رَسُولَ اللّٰہِ، اَسَالُکَ الشَّفَاعَۃِ واتوسل بک الی اللہ فی ان اموت مسلما علی ملتک وسنتک**

ترجمہ : یارسول اللہ! میں آپ ﷺ سے شفاعت چاہتا ہوں اور اور آپ ﷺ کے وسیلہ سے مانگتا ہوں کہ میری موت آپ کے دین اور آپ ﷺ کی سنت پر ہو۔ (فضائل حج ۱۱۵)

حضرت امانووی : حضرت امانووی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مناسک ہی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر سلام کے بعد لکھا ہے کہ پھر پہلی جگہ یعنی ہمارے نبی کریم ﷺ کے سامنے آئے اور ہمارے نبی کریم ﷺ سے اپنے لیے دعا کرے۔ (فضائل حج ۱۱۵)

حضرت ابن حجر مکی شافعی : حضرت امام ابن حجر کی شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۹۷۲ھ نے اس کی شرح میں لکھتے ہیں کہ ہمارے نبی کریم ﷺ کے ساتھ توسل کرنا سلف صالح کا طریقہ رہا ہے۔ انبیاء کرام اور اولیاء اللہ نے بھی ہمارے نبی کریم ﷺ کے وسیلہ سے دعا کی۔ (فضائل حج ۱۱۵)

امام بخاری کا نعرہ

وَسِیْلَتِنَا اِلی اللہِ محمد رسول اللہ

حضرت اماا احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

وسیلہ لے کر بامراد ہوئے

وسیلہ لیکر اللہ تعالیٰ کو پکارے، حضرت میمون بن اصبح رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ میں بغداد میں تھا ایک آواز چلانے کی سنی۔ میں نے پوچھا یہ آواز کیسی؛ تو لوگوں نے بیان کیا حضرت احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۲۴۱) کا امتحان کیا جارہا ہے میں وہاں گیا۔ جب انکو کوئی کوڑے مارے گئے اس وقت امام احمد کا ازار بند ایک کپڑے کی کنی (تاگہ) تھا وہ بھی کوڑے کی ضرب سے کٹ گیا تو ان کا پاجامہ زیرناف ہوگیا تو امام صاحب نے آسمان کی طرف دیکھا اور کہا۔

’’ اے اللہ میں آپ سے آپ کے اس نام کے وسیلہ سے درخواست کرتا ہوں جس سے آپ نے عرش کو پر کردیا کہ اگر آپ کو علم ہے کہ میں صحیح راستے پر ہوں تو آپ میرا پردہ فاش نہ کریں۔‘‘

الحمدللہ اس دعا کے ساتھ ان کا پاجامہ اوپر ہوگیا اور نیچے نہیں گرا۔

(بحوالہ مشکوٰۃ المصابیح باب ا،کمال فی اسماء الرجال سلسلہ نمبر ۱۰۱۳ ص ۵۹۹)

سعودی (نجدی) عالم الشیخ عبداللہ کا اعلان!

وسیلہ سے دعا قبول ہوتی ہے

وقد خرج ابن عساکر عن جلهسه عبر فطه قدمت مکه دهم فی قحط ،

فقالت قریش یا اباطالب ! اقحط الوادی و اجدب العیال فهلم فاستق، فحرج

ابو طالب ومعه غلام کانه شمس رجن تجلت عنه سحابه فتماحوله اعلیمه

فاخده ابو طالب فائصق طهوره بالکعبه ولا ذبااصبعه الغلام ومافی السماء

فزعه، فاقبل السحاب من هاهنا وهاهنا واغدق واغدودق ، والفجر الوادی

واخصب النادی، اولعادی وفی ذالک یقول ابوطالب.

وابیض ینقی الغمام بوجهه ثمال الیتامی عصمه لارامل

یہ شعر حضرعبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اکثر پڑھا کرتے تھے۔ (تجرید بخاری شریف۔۲۲)

بچپن کا وسیلہ: رسول اللہ ﷺ ابھی ۹ سال کی عمر کے ہی تھے اہل مکہ" آپ ﷺ کا وسیلہ لے کر اللہ تعالیٰ سے بارش کی دعا کئے۔ آپ ﷺ کے وسیلہ سے ایسے بارش ہوئی کہ عرب کی تاریخ میں یہ سال سال بہاراں مشہور ہوگیا۔ سعودی (نجدی) عالم اسی وسیلہ کی عظمت وشان کا ذکر کررہے ہیں۔

ترجمہ: ابن عساکر جلھمہ بن عرفہ سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عرفہ نے کہا میں مکہ کو آیا اور اہل مکہ قحط زدہ تھے۔ قریش نے کہا ابوطالب، وادی مکہ میں قحط پڑا ہوا ہے بال بچے سب قحط زدہ ہوگئے ہیں۔ آپ آکر بارش کے لئے دعا فرمائے۔

ابوطالب آپ ﷺ کو لیکر نکلے۔ آپ ﷺ چھوٹے تھے۔ گویا آپ

ﷺ تاریکی میں سورج کی طرح چمک رہے تھے۔نہایت کالا بادل تھا جو چھٹ گیا ہو۔ ابوطالب آپ ﷺ کو لیکر اپنی پیٹھ کعبہ کو چمٹا دئے اور صاحبزادے آپ کی انگلی پکڑے ہوئے تھے اوراس وقت آسمان میں ابر کا ٹکڑا نہیں تھا پس بادل ادھر ادھر سے اٹھنا شروع ہوا اور برسنے لگا خوب برسا وادی بہنے لگی اور جنگل سب ہرے سرسبز ہوگئے اس شعر میں ابوطالب یہی بات کہہ رہے ہیں۔ (بحوالہ مختصر سیرۃ الرسول ﷺ۔ مطبوعہ مصر مولفہ)

مولفہ :	الشیخ عبداللہ	ابن شیخ محمد	ابن الشیخ عبدالوہاب
	فرزند بانی فرقہ وہابیہ	بانی فرقہ وہابیہ	والد بانی فرقہ وہابیہ
	المتوفی مصر ۱۲۴۲ھ	المتوفی ۱۲۰۶ھ	المتوفی ۱۱۵۳ھ
	۱۸۲۷ء	۱۷۹۲ء	۱۷۲۰ء

قیامت میں وسیلہ کی تلاش

تمام انبیاء ورُسل علیہم السلام مجبوری کا اظہار کرینگے :

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ہمارے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو لوگ مضطرب اور پریشان ہوں گے۔اس وقت حضرت آدم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کرینگے۔ اپنے پروردگار سے ہماری سفارش فرمادیجئے۔ وہ کہیں گے میں شفاعت کا اہل نہیں ہوں تم ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ خلیل اللہ ہیں۔

چنانچہ لوگ حضرت ابراہیم السلام کے پاس جائیں گے وہ کہیں گے مجھ میں

طاقت اور قدرت نہیں ہے۔ تم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ کلیم اللہ ہیں۔

چنانچہ لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے وہ کہیں گے میں شفاعت کے قابل نہیں ہوں۔ تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ روح اللہ ہیں۔

چنانچہ لوگ حضرت عیسیٰ السلام کے پاس جائیں گے تو وہ بھی کہیں گے مجھ میں شفاعت کی قوت نہیں تم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پاس جاؤ۔ وہ اللہ تعالیٰ کے حبیب ہیں۔

ہمارے نبی کریم ﷺ وسیلہ بن کر شفاعت فرمائینگے

چنانچہ وہ میرے پاس آئیں گے میں کہوں گا میں اس شفاعت کا اہل ہوں اور تمہاری سفارش کروں گا پھر میں اللہ تعالی کے حضور میں حاضری کی اجازت طلب کرونگا اللہ تعالیٰ مجھے اجازت مرحمت فرمائیگا۔ اور میرے دل میں اپنی حمد و ثناء کے الفاظ ڈالے گا (وہ الفاظ اس وقت میرے ذہن میں نہیں ہیں) میں ان الفاظ سے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کروں گا اور سجدہ میں گر پڑوں گا پھر مجھ سے کہا جائیگا۔

محمد ﷺ! اپنا سر اٹھاؤ اور کہو جو کہنا چاہتے ہو میں سنوں گا۔ مانگو جو کچھ مانگنا چاہتے ہو۔ دیا جائیگا۔ شفاعت کرو۔ شفاعت قبول کی جائیگی اور میں عرض کروں گا۔

اے پروردگار ! میری امت کو بخش دے

اے پروردگار !! میری امت کو بخش دے

اے پروردگار !!! میری امت کو بخش دے

اللہ تعالیٰ فرمائے گا جاؤ دوزخ سے ان لوگوں کو نکال لو جن کے دل میں جو برابر بھی ایمان ہو میں جاؤنگا اور پروردگار کے حکم کے مطابق عمل کرونگا۔

(مشکوٰۃ المصابیح ۲، حدیث ۵۲۰۷، بخاری شریف و مسلم شریف) (بحوالہ فضائل درود شریف ص ۱۱۵)

میدان قیامت میں ہمارے نبی کریم ﷺ کا

ہرا جھنڈا

حضرت ابی سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ہمارے نبی کریم ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن آدم علیہ السلام کی اولاد کا سردار ہونگا اور یہ بات میں فخر کے طور پر نہیں کہتا اور میرے ہاتھ میں (قیامت کے دن) حمد کا نیزہ (جھنڈا) ہونگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔(الختم)

قیامت کے دن آدم علیہ اوران سوا تمام ہی دوسرے پیغمبر میرے جھنڈے تلے جمع ہوں گے۔

(مشکوۃ المصابیح ۔۲۔ حدیث ۵۴۸۲، ترمذی شریف)

بخاری شریف میں اس جھنڈے کا نام **لواء الحمد** ہے

دربار الٰہی میں بے مثال وسیلہ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ہمارے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں قیامت کے دن (دربار الٰہی میں) نبیوں اور رسولوں کا افسر سردار امام وخطیب، شفیع ہوں گا۔تمام انبیاء ورسل علیہم السلام میرے پیچھے پیچھے ہونگے میں ان کی سفارش (شفاعت) کرونگا (دربار الٰہی میں) میری شفاعت قبول کی جائیگی۔اوراس پر مجھے کوئی فخر نہیں ہے۔

(بحوالہ مشکوۃ المصابیح جلد دوم فضائل سید المرسلین فصل دوم حدیث ۵۴۸۵۔۵۴۸۹ دارمی شریف)

علامہ جامی : مشہور عاشق رسول علامہ عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے وسیلہ لیا

زمہجوری برآمد جان عالم

ترحم یا نبی اللہ ترحم

ترجمہ : آپ ﷺ کے فراق میں کائنات عالم کا ذرہ ذرہ جان بلب ہے، اور دم توڑ رہا ہے۔

یارسول اللہ ﷺ! نگاہ کرم فرمایئے یا ختم المرسلین رحم فرمایئے۔ (بحوالہ مثنوی جامی رحمۃ اللہ علیہ)

حضرت سعدی: حضرت الشیخ مصلح الدین شیرازی سعدی سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے وسیلہ لیا

الٰہی گر تو سعدی رابرانی

شفیع آرد روانِ مصطفٰی را

ترجمہ : یا اللہ اگر تو حشر میں سعدی کو اپنے دربار سے نکال دے گا تو میں ہمارے نبی کریم ﷺ کا وسیلہ (سفارش) لیکر حاضر ہو جاؤنگا۔ (بحوالہ کلام سعدی علیہ الرحمہ)

بانی دارالعلوم دیوبند (قاسم نانوتوی) نے وسیلہ لیا

فلک پہ سب سہی پر ہے نہ ثانیء احمد

زمین پہ کچھ نہ پر ہے محمدی سرکار

خدا کے طالبِ دیدار حضرتِ موسیٰ

تمہارا لیجئے خدا آپ طالبِ دیدار

جو انبیاء ہیں وہ آگے تری نبوت کے

کریں ہیں امتی ہونے کا یا نبی اقرار

عجب نہیں تیری خاطر سے تیری امت کے

گناہ ہوویں قیامت کے طاعتوں میں شمار

بکیں گے آپ کی امت کے جرم ایسے گراں
کہ لاکھوں مغفرتیں کم سے کم پہ ہونگی نثار
ثناء کر اسکی فقط قاسم اور سب کو چھوڑکر
کہاں کا سبزہ، کہاں کا چمن، کہاں کی بہار
ترے بھروسہ پہ رکھتاہے غرہء طاعت
گناہ قام برگشتہ بخت بداطوار
اڑا کے بادمری مشتِ خاک کو پسِ مرگ
کرے حضور کے روضہ کے آس پاس نثار

(بحوالہ فضائل درود شریف)(قاسم)

بحوالہ : ☆ قرآن ☆ تفسیر ☆ بخاری ☆ ترمذی
☆ ابوداؤد ☆ امام احمد ☆ وغیرہ

رسول اللہ ﷺ
قبروں میں تشریف لاتے ہیں

فرمان نبی کریم ﷺ مجھے وہی ہوئی ہے کہ قبروں میں تمہارا امتحان لیا جائے گا۔یعنی میرے متعلق پوچھا جائیگا۔ (کتاب العلم ۲۷، بخاری شریف)

قبر میں سوالات: تیرارب کون ہے؟ تیرا دین کیا ہے؟ یہ شخص کون ہیں؟

(کتاب الجنائز ۲۳۱ بخاری شریف)

مومن کے جوابات: میرا رب اللہ ہے۔ میرا دین اسلام ہے۔ یہ محمد رسول اللہ ہیں !!! یہ بے ساختہ تین مرتبہ پکار اٹھے گا۔ (۲/۷ بخاری شریف) ۔پس صحیح جوابات پر جنت کی کھڑکی کھل جائیگی

منافق، شکی، مشرک اور کافر کے جواب : ہائے ہائے میں نہیں جانتا۔ ہائے ہائے میں نہیں جانتا (فضائل صداقات ۴۵۳ بحوالہ ترغیب) پس دوزخ کی کھڑکی کھل جائیگی۔ قبر میں نجات کا دارومدار،

خبردار، تیسرے سوال کے صحیح جواب پر ہی صاحب قبر کی نجات کا دارومدار ہے۔

خوشخبری رسول اللہ ﷺ کی محبت جس کے دل میں ہوتی ہے اس کو حالت سکرات میں دیدار رسول اللہ نصیب ہوگا جس سے سکرات کی تکلیف محسوس نہ ہو کر آسانی سے روح نکل جائیگی۔ (یوسف ۳۱ تفسیر نعیمی وغیرہ)

صورت وسیرت: سکراۃ الموت میں قبر میں، میزان پر، حوض کوثر پر اور پل صراط وغیرہ پر کئی مقامات پر ہم کو ہمارے نبی کریم ﷺ کو صورت اور سیرت دکھانا ہے، پس صورت اور سیرت اچھی بناؤ۔

اپیل لاثانی، رسول کی لاثانی، اور لافانی تعلیمات پر اخلاص کے ساتھ عمل کر کے دین ودنیا میں سرخرو

صدیق اکبر کی صداقت لے کر اٹھو	فاروق اعظم کی عدالت لے کر اٹھو
عثمان غنی کی سخاوت لے کر اٹھو	علی شیر خدا کی شجاعت لے کر اٹھو

اللہ تعالیٰ ہمارے اپنے ساتھ ہے۔۔۔۔۔۔۔۔!!!

ہمارے نبی ﷺ ہمارا وسیلہ ھیں

انبیاء کرام، اُمَمِ سابقہ، صحابہ کرام اور علمائے حق نے ہمارے نبی ﷺ کو اپنا وسیلہ بنایا

قیامت میں بھی تمام اہل محشر (مسلم، غیر مسلم) اور تمام انبیائے کرام علیہم السلام اپنا وسیلہ بنائینگے۔

اولیاء اللہ کا اور نیک اعمال کا وسیلہ لیا جانا بھی جائز ہے

ممتاز علمائے اسلام جامعہ ازہر، جامعہ نظامیہ، دارالعلوم دیوبند، ندوۃ العلماء، مظاہر العلوم، بریلی شریف اور جامعات سعودی عربیہ وغیرہ کا

متفقہ عقیدہ ہمارے نبی ﷺ ہمارا وسیلہ ہیں۔

وسیلہ کیا ہے؟

دل میں حُبِّ رسول ہو۔

ہاتھ میں دامنِ رسول ہو۔

عملی زندگی میں فرمانِ رسول اللہ ﷺ کی تعمیل ہو۔

یہی ہمارا اپنا وسیلہ ہے

کی محمد سے وفا تونے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

مدلل حوالے

قرآن شریف	بقرہ۔۳۷، ۸۹، مائدہ۔۳۵، کہف۔۲۱، تفاسیر نعیمی، روح البیان، معارف القرآن، جلالین وغیرہ
احادیث شریفہ	تجرید بخاری۔۵۲۱، ۵۲۳، مشکواۃ المصابیح جلد دوم۔۵۳۰۶ تا ۵۳۱۶ بخاری و مسلم شریف۔ ابن عساکر وغیرہ
تبلیغی نصاب	(فضائل ذکر۔۹۴، ۹۵، فضائل درود شریف ۴۳، ۴۴) مختصر سیرۃ۔۱۱ تا ۱۶ تالیف الشیخ عبداللہ۔ داخل نصاب سعودی عربیہ

زیر اہتمام: کل ہند مرکزی میلاد کمیٹی حیدرآباد، کل ہند مرکزی مجلس اہل السنّت والجماعت حیدرآباد